Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:31-41

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

پاکستان میں چائلڈ لیبر کے قوانین کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

An exploratory review of child labor laws in Pakistan in the light of Islamic teachings

Badshah khan
Ph.D. scholar, Department of Islamic studies the University of Lahore, Lahore

Dr. Salman Ahmad khan
Assistant professor, Department of Islamic studies, the University of Lahore, Lahore

Submission: 28-09-2022 Accepted: 28-10-2022 Published:30-12-2022

Abstract

The maintenance of the widows, orphans, the poor and needy people in the society and meeting their needs is basically the responsibility of the government of the time. The government should establish a special fund for all such persons and provide for their needs. Also, children are the architects of the future, it is important to give them good education and training from childhood to make them members of the society. If the need is felt and the child has the ability, there is scope for teaching him a skill and placing him with an artist for training. Sometimes the child's mind is not inclined to study, such children are engaged in skillful, hard work and work by the guardians. So that the importance of education arises in their hearts and they understand the benefits and fruits of education and they are willing to study after seeing the difficulties faced in labor. Keeping these aims and objectives in mind, it is permissible to send a child to someone for labor in order to teach them a skill. However, there are some limitations and conditions for this, which must be taken into account. In this article we will examine the existing laws regarding the employment and work of children in Pakistan from an Islamic point of view.

***Key Words**: Maintenance, architects, responsibility, objectives, limitations, labor*

کسب حلال کے حصول کے لیے کوشش کرنا عین عبادت ہے۔ کسب حلال انبیاء کرام کی سنت اور طریقہ ہے۔ انبیاءؑ نے کسب حلال کے حصول کے لئے کئی پیشے اختیار کیے تھے۔ جس میں کھیتی باڑی، کاشت کاری، صنعت کاری وغیرہ شامل ہیں۔ دین اسلام نے معاش کی ذمہ والدین پر عائد کی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے لیے نان ونفقہ کا بندوبست کریں۔ البتہ کم سن بچوں پر یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کاروبار یا ملازمت اختیار کریں۔ بچوں کے ملازمت کے حوالے سے دنیا بھر میں بہت سارے قوانین موجود ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بلوغت سے پہلے بچوں کے کاروبار اور ملازمت کو سختی سے منع کیا گیا ہے ۔کیوں کہ یہ عمر بچوں کے تعلیم وتربیت کا وقت ہے۔ آئین پاکستان میں چائلڈ لیبر کو سختی منع کیا گیا ہے۔ اس ارٹیکل میں چائلڈ لیبر کے قوانین کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

پاکستان چوں کہ ایک اسلامی اور جمہوری ملک ہے اس لئے یہاں بھی بچوں کے حقوق کے حوالے سے بہت سارے قوانین بنائے گئے ہیں جس میں ہر لحاظ سے بچوں کو حفاظت دی گئی ہیں۔ جس میں بچوں کی بنیادی حقوق یعنی تعلیم وتربیت کے علاوہ جبری مشقت وملازمت کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں چائلڈ لیبر ہمیشہ سے ایک مستقل مسئلہ رہا ہے جس کے بہت سارے وجوہات ہیں۔ اکثر وبیشتر کم سن بچے غربت کی وجہ سے ملازمت کرتے ہیں جس سے وہ اپنے گھر کا خرچہ چلاتے ہیں جب کہ بہت سارے بچے تعلیم حاصل نہ کرنے کی وجہ سے کارخانوں، دوکانوں اور گھروں میں کام کرتے ہیں۔ اب اگر بچے کی جسمانی طاقت ہو اور وہ بخوشی کوئی کام کرتا ہے تو اس میں شرعی نقطہ نظر سے کوئی حرج نہیں ہے اور نہ آئین اور قانون میں اس کی کوئی پابندی ہے۔ البتہ وہ عمر جس میں بچے کی جسمانی طاقت کم ہو اور اس سے وزنی کام لیا جارہا ہو تو وہ شرعی اور قانونی لحاظ سے جرم ہے۔

آئین پاکستان میں بچوں کی جبری مشقت اور ملازمت کی ممانعت

آئین پاکستان میں بچوں کی جبری مشقت اور ملازمت کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ بچوں کی ہر قسم غلامی کو جرم قرار دیا ہے۔ جب کہ کارخانوں اور دکانوں میں بھی بچوں کی ملازمت پر پابندی لگائی گئی ہے اور یہ قانون چودہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے ہیں۔ جیساکہ قانون میں ہے۔

> *"Slavery is non –existent and forbidden and no law shall permit or facilitate its introduction into Pakistan in any form All forms of forced labor and traffic in human beings are prohibited . no child below the age of fourteen years shall be engaged in any factory or mine or any other hazardous employment".*[1]
>
> غلامی ناپید اور حرام ہے اور کوئی بھی قانون پاکستان میں اس کی اجازت نہیں دے گا یا اس کے متعارف ہونے میں سہولت کار ہوگا اور ہر قسم کی جبری مشقت اور انسانوں کی نقل مکانی منع ہے ہر وہ بچہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہو۔ کو کسی فیکٹری، کان اور دیگر پرخطر نوکری میں ملازمت پے نہیں رکھا جاسکتا۔

اس ارٹیکل میں بچوں کی ہر قسم غلامی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ عموما کارخانوں میں بچوں سے زبردستی کام لیا جاتا ہے

اور اس کو ایک لحاظ سے غلام بنایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کی جسمانی نشو نما نہ ہونے کے ساتھ ذہنی بیماری کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ کام جو بچوں کی جسمانی حالت کے لئے موزوں نہیں ہو اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے عمر کی حد چودہ سال مقرر کی ہے۔ اس عمر میں عموما بچے جسمانی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں اور وہ کارخانوں اور دکانوں میں مشقت والے کام نہیں کر سکتے۔ اگر کام ہلکا ہو اور مشقت کم ہو اور بچوں کے جسمانی لحاظ سے موافق بھی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کم سن افراد کی ملازمت سے تحفظ

کم عمری میں بچوں کی ملازمت میں اکثر و بیشتر بے شمار مسائل پیدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کے مختلف صوبوں میں اس حوالے سے قانون سازی کی گئی ہے۔ جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بچوں کی حفاظت کی جائے۔ حکومت سندھ نے اس حوالے سے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس میں بچوں کو کام اور ملازمت سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے جو ایکٹ پاس ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔

The Sindh prohibition of Employment of children Act ,2017

اس ایکٹ کا بنیادی غرض یہ ہے کہ بچوں کو کام اور ملازمت سے تحفظ حاصل ہو جائے

اس طرح ایک اور قانون ہے۔ جس میں بچوں کی ملازمت کو قانونی طور پر جرم قرار دیا ہے۔[2]

"No child shall be employed or permitted to work in any establishment"[3]

قانونی لحاظ سے چودہ سال سے کم عمر بچوں کے لئے ملازمت کرنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ سولہ تک بنیادی تعلیم حاصل کرنا ہر بچے کا حق ہے۔ اب اگر ایسی صورت ممکن ہو کہ بچے کی تعلیم بھی جاری ہو اور وہ ساتھ ساتھ کوئی ہنر بھی سیکھے تو اس میں شرعی اور قانونی لحاظ سے کوئی جرم نہیں ہوگا۔

جیساکہ قانون ہے۔

"The occupier of the establishment in which an adolescent (under 16 years of age) is working or a child is acquiring skills, shall ensure that the adolescent or the child , as the case may be ,is undergoing compulsory schooling as required under Article 25A of the constitution of Islamic republic of Pakistan"[4]

ایسے ادارے کے مالک کے لئے جہاں نو عمر بچہ جس کی عمر 16 سال سے کم ہو۔ کام کرتا ہو یا مہارت حاصل کر رہا ہو یا جو بھی صورت ہو ادارے کے مالک پر لازم ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین دفعہ 25 اے کے مطابق یہ یقینی بنائے کہ وہ بچہ لازمی تعلیم حاصل کر رہا ہو۔

گھروں میں کام کاج کی حوصلہ شکنی کرنا

غربت اور دوسری مجبوریاں کم سن بچوں کو کام کاج اور ملازمت کی جانب راغب کرتے ہیں جس میں اکثر و بیشتر وہ بچے ہوتے ہیں جو یتیم ہوتے ہیں جو اپنے ماں اور بہن بھائیوں کے پیٹ پالنے کی غرض سے مختلف کام کرتے ہیں۔ حکومت کم سن

بچوں کے کام کاج پر پابندی لگاتی ہے مگر مجبور اور یتیم بچوں کی روٹی، کپڑا اور مکان کا بندوبست نہیں کرتی۔ اب اگر کوئی بچہ کسی گھر میں ملازمت کرتا ہے اور کچھ پیسے کما کر شرافت کے ساتھ جینا چاہتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس قسم کے گھریلوں کام کاج کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے تاکہ بچے تعلیم و تربیت حاصل کر سکے۔ مگر دوسری طرف حکومت کے پاس اس حوالے سے کوئی خاطر خواہ پروگرام نہیں ہے۔ اس حوالے سے سندھ حکومت نے یہ بل پاس کیا ہے جس میں کم سن بچوں کو گھریلو کام سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

The Sindh Home-Based workers Act,2018

سندھ حکومت نے گھریلو کام کاج کے حوالے یہ قانون پاس کیا ہے۔ جس میں سختی سے گھروں میں کام کرنے والے بچوں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔[5]

اس قانون میں بچے کے گھریلو کام کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کم سن بچوں کے گھریلو کام کاج کی وجہ سے بہت سارے مسائل جنم لیتے ہیں جس میں اکثر و بیشتر بدکاری، جسمانی تشدد اور دوسرے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

چائلڈ لیبر کے حوالے سے دنیا بھر کئی تنظیمیں کام کرتی ہے۔ جن میں سے چند ایک درجہ ذیل ہیں

1.Global march against child labor

2. Love 146

3.Stop child labor coalition

4.Save the children

5.ACE

6.Internatioanal initiative to end child labor

7.Centre for child rights

8.The ECLT foundation

9.World vision

10.International catholic child Bureau۔[6]

چائلڈ لیبر چوں کہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اس لحاظ سے دنیا بھر میں ایسے بہت سارے این جی اوز اس مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جس سے روز بروز اس مسئلے کے حوالے سے بیداری بڑھ رہی ہے۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے والدین کے ساتھ حکومتی اداروں اور این جی اوز اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس مسئلے کے روک تھام کے لیے ہر ملک کوشش کر رہی ہے۔ کم سن بچوں کو اس عمر میں اگر تعلیم و تربیت دی جائے تو یہ معاشرے کے لیے ایک فائدہ مند بن سکتا ہے۔ پوری دنیا میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بھی کم عمر افراد تعلیم کے بجائے کم عمری مین ملازمت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور چند ہزار روپے کے عوض پورا مہینہ کام کرتا ہے۔ مہنگائی اور بیروزگاری کی وجہ سے نہ صرف بچے ملازمت اختیار کرتے ہیں بلکہ اس میں زیادہ تر بچے بھیک بھی مانگتے ہیں اور اس سے اپنے گھر کا خرچہ چلاتے ہیں۔ حکومت کو اس مسئلے کے بارے میں ایکشن لینا چاہیے۔ اگر

اس بارے میں قانون سازی ہو چکی ہے مگر عملاً یہ کام سست روی کا شکار ہے۔

کم عمری میں بچوں کے کام کرنے کے اسباب

کم عمری میں بچوں کا کام کرنا ایک عالمی مسئلہ ہے جو نہ صرف ترقی پزیر ممالک میں ہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی چائلڈ لیبر کا مسئلہ پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ ذیل میں ہم ان اسباب کو جاننے کی کوشش کریں گے کہ کن وجوہات کے بناء پر کم عمر بچے کام کاج اور ملازمت کی طرف آتے ہیں۔ ان میں چند اسباب درجہ ذیل ہیں۔

1۔ غربت

دنیا بھر میں غربت کی شرح کافی زیادہ ہے اور یہ چائلڈ لیبر کا اہم سبب ہے۔ خاص کر وہ والدین جو اپنے بچوں کے تعلیم اور بنیادی ضروریات کا خرچہ کسی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے یا توان کی کمائی کم ہوتی ہیں یا خاندان کے دیگر بچوں کی کفالت کی ذمہ درای بھی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کم عمری میں بچے کمانے کے لئے خود یا والدین کی مرضی سے نکلتے ہیں۔

2۔ والدین کی جہالت

چائلڈ لیبر کے اسباب میں ایک اہم وجہ والدین کی جہالت ہوتی ہے جو خود تعلیم سے محروم ہوتے ہیں اور ان کی نظر تعلیم حاصل کا مقصد پیسے کمانا ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے بجائے کم عمری میں کارخانوں یا کسی دوسرے کاروبار یا ہنر مند کے پاس چھوڑ آتے ہیں تاکہ وہ جلد روزگار اور کمانے کے قابل بن سکے۔

3۔ حکومت کی عدم سرپرستی

حکومت کی عدم دلچسپی اور سرپرستی کی وجہ سے بھی معاشرے میں چائلڈ لیبر کا مسئلہ سنگین ہوتا جارہا ہے۔ حکومت اپنی رعایا کی بنیادی ضروریات پورا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتی اور یوں کم عمری میں بچے پیسے کمانے کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں اور تعلیم وتربیت کے وقت میں وہ گھروں میں یا دوکانوں اور فیکٹریوں میں ملازمت اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ حکومتی سطح پر اس قانون سازی ہوئی ہیں مگر عمل درامد نہ ہونے کی وجہ سے روز بروز چائلڈ لیبر کے واقعات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے چائلڈ لیبر

انس رضی اللہ عنہ کم عمری میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ وہ خود فرماتے ہیں۔

"خدمت النبي صلى الله عليه و سلم عشر سنين بالمدينة وأنا غلام ليس كل أمري كما يشتهي صاحبي أن أكون عليه ما قال لي فيها أف قط وما قال لي لم فعلت هذا أو ألا فعلت هذا" [7]

> ترجمہ: میں نے مدینہ منورہ میں دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ میں ایک لڑکا تھا۔ اور میرے کام ایسے برابر نہیں تھے جس طرح آپ علیہ السلام چاہتے تھے۔ مگر اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے مجھے اف تک نہیں کہا۔ اور اس عرصے میں اگر میں نے ایک کام نہیں تو آپ ﷺ نے مجھے نہیں کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا ہے یا کیوں کیا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلّقاً کم سن افراد کا کام کرنا مذموم نہیں ہے۔ وہ کام جس میں بچے کے لیے کوئی مشکل نہ ہو اور وہ بخوشی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ زبردستی اور جبراً کسی کم سن سے کام کروانا قانوناً اور اخلاقاً جرم ہے۔ شرعی لحاظ سے نابالغ مکلّف نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

" لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا " [8]

ترجمہ: اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اس کو طاقت ہو۔

اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ بچہ کوئی ہنر نہیں سیکھے گا۔ بچے کے لیے ہر وہ کام کرنا جائز ہے جو بچے کی استعداد کے مطابق ہو۔ چائلڈ لیبر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مطلقاً کام کرنا یا ملازمت کرنا بچے کے لیے جائز نہیں ہے۔ بلکہ اس عمر میں بچوں کو کوئی مہارت سکھانا چاہیے تاکہ مستقبل میں معاشرے کے لیے فائدہ مند انسان ثابت ہوسکے۔ ڈاکٹر محمد ارشد بچوں کی محنت و مشقت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں لکھتے ہیں۔

یاد رہے کہ ہر وہ کام جو بچے کی استعداد کے مطابق ہو اور اس سے بچے کی تعلیم وتربیت متاثر نہ ہو رہی ہو۔ جائز ہے بچوں کے لئے ٹیکنکل اور فنی مہارتیں حاصل کرنا لازمی ہے اس سے بچہ جسمانی لحاظ سے بھی قوی ہوگا۔[9]

خلیفہ ثالث بچوں کی محنت مزدوری کے حوالے سے فرماتے ہیں:

" بچوں کو محنت اور مزدوری کا پابند نہ ٹھراو۔"[10]

اس کے علاوہ فقہاء بھی کم سن بچوں کے ہنر اور کسب سیکھنے کے جواز کے بارے میں لکھتے ہیں۔ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں۔ کہ بچوں کو ہنر اور مہارت سکھانا تربیت اور ورزش کے باب میں سے ہیں۔[11]

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں بچوں کی محنت مزدوری کم عمری میں جائز ہے بشرط یہ کہ ایسا کام نہ ہو جو بچے کی استعداد سے باہر ہو۔ بچوں کو مہارت اور ہنر سکھانا دین اسلام کے نقطہ نظر سے بھی احسن ہے۔

بھیک مانگنے اور منگوانے کی ممانعت

اس حوالے سے حکومت نے اس کے بارے میں قانون سازی کی گئی ہے اور بھیک مانگنے پر سختی سے پابندی عائد کی ہے۔ اور بطور سزا قید اور بھاری جرمانہ بھی مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ قانون میں ہے:

> *"Whoever employs any child for the purpose of begging or causes any child to beg or whoever having the custody, charge or care a child convins at or encourages his employment for the purpose of begging and whoever uses a child ,convince at or enourcges his employment for begging shall be punished whith imprisonment for term which may extend to three years or whith fine which may extend to fifty thousand rupees or whith both."* [12]

ہر وہ فرد جو ایک بچے کو گداگری پر لگاتا ہے یا اس کی گداگری کا سبب بنتا ہو یا کوئی ایسے بچے کی حراست، نگرانی یا تحفظ کا ذمہ دار ہو اور وہ اس بچے کو گداگری پر آمادہ کرتا ہو تو اس کو تین سال مدت کی قید کی سزا ہوگی یا 50 ہزار روپے جرمانہ یا دونوں ہوگا۔

اگر کوئی کسی بچے سے بھیک منگوائے تو اس قانون کی رو سے اسے تین سے پانچ سال تک سزا دی جاسکتی ہے اور اس کے ساتھ بطور سزا پچاس ہزار روپے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

بچوں سے کوڑا جمع کروانا جرم ہے

بچوں سے کوڑا کرکٹ یا ردی جمع کروانا اخلاقا اور قانونا جرم ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہر وہ کام جس سے بچے کی عزت نفس مجروح ہو سکتی ہے وہ کام اپنے اور دوسرے بچوں سے نہیں لینا چاہیے۔ بچے کل کے شہری ہے اور یہ چمنستان زندگی کے پھول ہے۔ اگر اس عمر میں بچوں کو ان کاموں میں لگایا جائے تو کل وہ معاشرے پر بوجھ ہوں گے بہتر یہی ہے کہ بچوں سے ایسے کام نہ کروائے جائے۔ قانون کی رو سے اگر کوئی کسی بچے سے یہ کام کرواتا ہے تو اسے سزادی جائے گی۔ اور سزا کے طور پر دس ہزار سے لیکر ایک لاکھ روپے تک جرمانہ اور تین ماہ سے لیکر تین سال تک سزا دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ قانون میں ہے:

> *"If a person employs or incites a child for rag picking he shall be punished whith imprisonment which may extend to three years but which shall not be less then three months and with fine which may extend to one hundred thousand rupees but which shall not be less then ten thousand rupees."* [13]

اگر کوئی شخص کسی بچے کو پرانے کپڑے اکٹھے کرنے پر مجبور لگاتا ہے یا ورغلاتا ہے تو اس کو تین سال تک قید ہو سکتی ہے جو تین ماہ سے کم نہ ہوگی۔ اور ایک لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے جو 10 ہزار سے کم نہ ہوگی۔

غربت اور افلاس کے بہت سارے نقصانات ہیں اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کم سن بچے غربت کی وجہ سے کاروبار کی تلاش میں گھروں سے نکلتے ہیں مگر اس دور میں جہاں تعلیم یافتہ نوجوان بے روزگار ہیں تو پھر ایک کم سن بچے کو کوئی ملازمت یا کاروبار کون دے گا۔ اس وجہ سے وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے جس سے وہ باآسانی خاصے اچھے پیسے کماتے ہیں۔ شرعی نقطہ نگاہ سے بھیک مانگنا نہ صرف چھوٹے بچوں کے لیے منع ہے بلکہ بڑوں کے لیے بھی مذموم ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے:

" عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ "[14]

> ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے ہر وقت مانگتا رہتا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا برابر بھی گوشت نہیں ہوگی۔

یہ ایک بری عادت ہے۔ جہاں بچے کو کم عمری میں دوسرے برائیوں سے بچانا چاہیے اسی طرح بھیک مانگنے کی بیماری سے بچوں کو دور رکھنا والدین اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حوالے سے بچے کا خصوصی خیال رکھے۔ اور بھیک مانگنے کے روحانی اور معاشرتی نقصانات سے بچوں کو آگاہ کرنا چاہیے۔ اگر اس عمر میں اس معاشرتی برائی کو نہ روکا گیا تو بچے اخلاقی لحاظ سے زوال کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس میں خودداری ختم ہو جاتی ہے اس لیے اس قسم کے واقعات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

ایک اور حدیث میں بھیک مانگنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔

" الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى "[15]

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

بچوں کے لئے اینٹ کے بھٹوں میں کام کرنے کی ممانعت

آئین پاکستان کے ارٹیکل 11 میں یہ بات گزر چکی ہے کہ بچوں سے ہر وہ کام نہیں لیا جائے جو بچوں کی جسمانی صحت کے موافق نہ ہو۔ اینٹ کے بھٹوں میں کام کرنا ایک مشکل اور سخت کام ہے ۔ چودہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے یہ کام کرنا قانونی لحاظ سے جرم ہے۔ حکومت پنجاب نے اس حوالے سے باقاعدہ ایک قانون پاس کیا ہے۔

Punjab prohibition of child labor at Bricks kilnks Act 2016

چوں کہ یہ کام بچے کی عمر کی مناسبت سے موافق نہیں ہے۔ اس لئے اس پر پابندی لگائی گئی ہیں۔ اس قانون کی رو سے چودہ سال سے کم عمر بچہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ باالفاظ دیگر اس قانون کی رو سے بچے کی عمر چودہ سال مقرر کی گئی۔

"Child means a person who has not completed the fourteen years of age" [16]

بچہ سے مراد وہ فرد جس کی عمر چودہ سال سے کم ہو۔

اب اگر کوئی بچہ کسی بھٹے پر کام کرکے دیکھا گیا تو حکومت نے انسپکٹر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس بھٹے کو بند کریں۔ اور یہ کام وہ 7 دن کے اندر اندر کریں۔[17]

بچوں کی ملازمت غیر قانونی ہے

بچوں کی ملازمت کے حوالے سے پہلے بھی بات گزر چکی ہے۔ کہ اس عمر میں بچے کے لیے ملازمت کرنا اس لیے صحیح نہیں ہے کہ یہ عمر ملازمت کے لئے موافق نہیں۔ بچے میں اتنی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اس عمر میں ملازمت کے تقاضے پوری کریں۔ ملازمت جو بھی ہو وہ ایک ذمہ دارانہ پیشہ ہے اس کے لیے عمر کے ساتھ جسمانی اور ذہنی پختگی ضروری ہے جو ایک کم سن بچے کے پاس نہیں ہوتی ۔ حکومت پنجاب کے ساتھ سندھ حکومت نے اس حوالے سے قانون بنایا ہے۔ کہ پندرہ سال کم عمر بچے کو ملازمت دینا جرم ہے۔ بچوں کو ملازمت سے روکنے کے لیے قانون پاس کیا ہے۔

The Punjab restriction on Employment of child Act 2016

اس قانون میں ملازمت کے حوالے سے بچے کی عمر کا تعین کیا گیا۔ جو کہ 15 سال ہے۔

"Child means a person who has attained the age of fifteen years but has not attained the age of eighteen years." [18]

بچہ سے مراد وہ فرد جو پندرہ سال پوری کر چکی ہو مگر 18 سال سے کم ہو۔

بچوں کی ملازمت میں والدین یا مالک کی مرضی بھی جرم ہے

بسا اوقات بچے والدین کی رضامندی سے ملازمت اختیار کر لیتے ہیں یا اپنے مالک کی رضامندی سے ملازمت کرتے ہیں دونوں صورتیں قانون کی رو سے جرم ہے ۔ کیوں کہ والدین اگر مجبوری کی وجہ سے بچے کو ملازمت کرنے کا کہتے ہیں یا بغیر مجبوری کے یا اگر بچے کا کوئی مالک ہے اور وہ بچے کو جبرا یا رضامندی سے ملازمت کرواتا ہے۔ تو یہ دونوں اس لیے صحیح نہیں کہ یہ عمر کسی بھی بچے کی تعلیم وتربیت کا وقت ہوتا ہے ۔ اور اس عمر بچوں کی ملازمت سے کئی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثال کے

طور پر اگر بچہ کسی جگہ ملازمت کرتا ہے تو کیا گارنٹی ہے کہ اس بچے سے عام مزدور سے کم کام لیا جائے گا یا ان کو آسان کام دیا جائے گا۔ جب یہ ملازم ہے تو جس طرح بڑے افراد کام کرتے ہیں اس سے وہی اور اتنا کام لیا جائے گا۔ جو ایک کم سن بچے کے لئے مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس لحاظ سے یہ پابندی عائد کی ہے۔ کہ کسی بھی صورت میں بچوں کو ملازمت پہ رکھنا جرم ہے اور اس کے لیے حکومت نے سخت سزا مقرر کی ہے۔ جیسا کہ قانون ہے۔

> *"An occupier ,who employs or permits to work a child or an adolescent to work in contravention of the provisions of section 3,and the child or an adolescent is found working in the establishment in the immediate presence of a parent or guardian the parent or guardian shall be equally liable for the offence long with the employer"* [19]

اگر کسی بچے کو اس کے والدین کی مرضی سے یا اس کے گارڈین کی مرضی سے ملازمت پر رکھا گیا ہے تو ایسی صورت میں اس فیکٹری کے مالک کے ساتھ ساتھ اس کے بچے کے والدین اور اس بچے کے گارڈین کو سزا دی جائے گی اور اس صورت میں اس فیکٹری کے مالک کے ساتھ بچے کے والدین اور گارڈین کو برابر کا مجرم سمجھا جائے گا۔

یعنی اگر والدین یا گارڈین کسی بچے کو رضامندی سے بھی کسی فیکٹری میں ملازمت پر رکھتا ہے تو فیکٹری کے مالک کے ساتھ والدین اور گارڈین کو سزا دی جائے گی۔ اس قانون کی رو سے بچے سے مندرجہ ذیل سخت کام نہیں کروائے جا سکتے ہیں:

1۔ جتنی بھی مشین والی کام جیسے آرے کا مشین، فصل کاٹنے والی مشین یا دیگر کٹائی والی مشین سے کام کرنا۔

2۔ ریت اور سیمنٹ کا کام۔

3۔ لوہے کا کام

4۔ وزن اٹھانے کام جیسے کہ ریلوے اسٹیشن پر یا کسی دوکان پر بھاری وزنی اشیاء اٹھانے کا کام۔

5۔ اینٹ اور پتھر کا کام۔

6۔ شیشے کاٹنے کا کام یا شیشے سے متعلق دیگر کام

7۔ آبادی کی کھدائی کا کام

8۔ تعمیرات سے متعلق تمام کام

9۔ بجلی کا کام

10۔ چمڑے کے کارخانے میں چمڑے سے متعلق تمام کام

11۔ آگ سے متعلق کام

12۔ کوئلے سے متعلق کام

13۔ پتھر کاٹنے کا کام

14۔ کپڑوں کی فیکٹری میں کام کرنا وغیرہ۔

اس کے علاوہ بہت سارے کام ایسے ہیں جو بچوں کے لیے ممنوع ہے۔ جن کی تفصیل اس قانون میں موجود ہے۔[20]

قانون ہر لحاظ سے بچوں کو کم عمری میں کاروبار اور ملازمت سے روکتی ہیں۔ تاکہ کسی بچے کو جسمانی، ذہنی اور دیگر تکالیف کا سامنا نہ ہو والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بنیادی ضرورتیں پوری کریں۔ اب اگر والدین موجود نہیں ہے تو ورثا کو چاہیے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر ضروریات کو پورا کریں۔ چائلڈ لیبر کے حوالے سے بہت زیادہ کام صوبہ پنجاب میں حکومت اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری این جی اوز کی مدد سے ہوا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور آئے روز بچوں کی ملازمت اور کاروبار میں مظالم سامنے آتے ہیں۔ جس کی بناء حکومت نے اس حوالے سے سخت قانونی سازی کی ہے تاکہ ایسے واقعات کو روکا جاسکے۔

خلاصہ

رزق حلال کے حصول کے لیے محنت اور مشقت کرنا لازمی ہے کیوں کہ بغیر محنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دین اسلام میں محنت اور مشقت کرنے والے کو اللہ تعالی کا دوست قرار دیا گیا ہے۔ تمام انبیاءؑ نے مختلف کاروبار کیے۔ جن میں تجارت، زراعت، مال مویشی پالنا، ترکانی اور دوسرے پیشے شامل ہیں۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ معاش کا فکر کرنا انبیاءؑ کا طریقہ تھا۔ دین اسلام میں کاروبار اور ملازمت کے اصول اول روز سے وضع کیے گئے ہیں۔ حصول رزق کے حلال اور حرام ذرائع پر احادیث اور فقہ کی کتابوں میں تفصیل موجود ہیں۔ دین اسلام میں ہر کسی کو اجازت ہے کہ وہ کاروبار اور محنت مزدوری کریں۔ بچوں کا پیٹ پالنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ بچپن میں بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا ان کا بنیادی حق ہے۔ اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے پر اللہ تعالی نے قیامت کے دن انعامات دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اب اگر ایک خاندان میں کوئی کمانے والا موجود نہیں تو گھر کے لئے راشن کا بندوبست کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کیوں کہ لاچار اور مسکینوں کو روٹی اور مکان دینا ریاست کی ذمہ داریوں میں سے ہیں۔

اب اگر ریاست یہ ذمہ درای نہیں پوری کر رہی یا وہ اس قابل نہیں کہ ہر کسی کو یہ سہولیات دے سکے۔ تو متبادل کے طور پر اس خاندان کے لئے کوئی اور انتظام کرنا ضروری ہے۔ پاکستان میں لاچار اور مسکین گھرانوں کے ساتھ حکومت کی طرف سے تعاون نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب اس خاندان کا گزارا کس طرح ہوگا۔

بچوں کے ملازمت کے حوالے سے پاکستان میں بہت سارے قوانین موجود ہیں کہ کم عمری میں بچوں کو ملازمت دینا یا دلانہ قانونی طور پر جرم ہے۔ بچوں سے جبری مشقت لینا، بھیک مانگنا یا فیکٹریوں میں کام کروانا جرم قرار دیا ہے۔ چودہ سال سے کم عمر بچے کوئی کام نہیں کر سکتا جو بچے کے جسمانی صلاحیت سے زیادہ ہو۔ حکومت نے ایک طرف بچوں کے ملازمت پر پابندی عائد کی ہے کہ بچے سے جبری مشقت لینا، سخت کام کروانا، بھیک مانگنا یا منگوانا جرم ہے مگر دوسری طرف اس کے لئے آسان کاروبار مہیا کرنا یا کام دلوانے سے بھی قاصر ہے۔ اب اس میں کیا حرج ہے کہ بچہ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کریں یا ملازمت کریں۔ اگر چہ یہ وقت اس کے تعلیم کا ہے مگر جب ریاست اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتی تو لوگ اپنے بہن بھائیوں کے لئے یہ اقدام کریں گے۔ شرعی لحاظ سے اس میں کوئی قباحت نہیں کہ کم عمری میں کوئی بچہ کام نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ بچے سخت کام یا زبردستی مشقت لینا صحیح نہیں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کم عمری میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے جس یہ بات

معلوم ہوتی ہے کہ اگر اس عمر میں یہ کام صحیح نہ ہوتا تو نبی مہربان ﷺ ضرور منع فرماتے۔ اگرچہ محمد ﷺ کی خدمت کرنے میں کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ خود انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ پر کسی لحاظ سے سختی نہیں کرتے تھے۔ شرعی لحاظ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ بچہ کم عمری میں کام نہ کریں البتہ بچے میں صحیح اور غلط کا تمیز ہونا ضروری ہے اور اس کے ساتھ یہ بھ لازمی ہے کہ وہ نافع و نقصان کو جانتا ہوں۔ مختصر یہ کہ شرعی اور ملکی قوانین میں بچوں کے بہتر مستقبل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر حکومت کم عمر بچوں کے کاروبار پر پابندی لگائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ انتہائی ضرورت کے وقت اس میں نرمی کی گنجائش رکھی جائے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی اپنے والدین کا واحد سہارا ہو اور کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کریں اور گھر کا خرچہ چلائے۔ تو اس صورت میں حکومت کو اجازت دینی چاہیے بصورت دیگر کم عمری میں بلا عذر کسی کو اجازت نہ دی جائے اور اس معاملے میں سختی کی جائے۔ تاکہ کم عمری کاروبار کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو جائے۔ اور اس قانون پر عمل نہ کرنے کی صورت میں سخت سے سخت سزا دی جائے۔

اس ارٹیکل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بچوں کے کاروبار اور ملازمت کے حوالے سے شریعت نے جو رہنمائی فرمائی ہے ملکی قوانین بھی تقریبا اس سے ملتے جلتے ہیں، دونوں میں ایک بات مشترک ہے وہ یہ کہ نابالغ بچوں پر کسی بھی قسم کی معاشی ذمہ داری عائد نہیں ہے کیوں کہ یہ وقت ان کے تعلیم وتربیت کا ہے اگر اس عمر میں بچوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ نہیں دی گئی تو ساری زندگی یہ بچے معاشرے پر بوج بن جائے گے جس کے ذمہ والدین ہے۔ البتہ بلوغت سے پہلے بچوں کو تعلیم وتربیت کے ساتھ مختلف ہنر سکھانے میں شریعت اور ملکی قوانین میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور یوں وہ معاشرے کے لئے ایک فائدہ مند انسان بن کر احوالے سے بھرے گا۔ اس حوالے سے ملکی قوانین موجود ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اس کو عملی نافذ کیا جائے تب اس کے اثرات معاشرے میں ظاہر ہوں گے اور یوں ایک بہترین نسل تیار ہو گی جو تعلیم کے ساتھ باصلاحیت اور ہنر مند بھی ہوں گے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] *The constitution of Pakistan 1973, Article:11(1-3)*

[2] *The Sindh prohibition of Employment of children Act,2017(preamble)*

[3] *The Sindh prohibition of Employment of children Act,2017 ،Section:3(1)*

[4] *The Sindh prohibition of Employment of children Act, 2017, Section: 22(1)*

[5] *The Sindh Home-Based workers Act,2018(preamble)*

[6] *https://www.humanrightscareers.com/issues/organizations-end-child-labor/*

[7] ابو داود ، سلیمان بن الاشعث بن إسحاق ، السجستانی، سنن ابی داود ، بَابٌ فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الناشر : دار الفکر، رقم الحدیث:4774

[8] البقرہ:286

[9] محمد ارشد ،ڈاکٹر،پروفیسر،معاشی اور معاشرتی زندگی میں ولایت کا کردار،اسلامی اور مروجہ قوانین کی روشنی میں تحقیقی مقالہ، پی ایچ ڈی، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی،لاہور، ص 180

[10] مالک بن انس، موطاالامام مالک،الجامع،باب الامر بالرفق بالمملوک، دار احیاء التراث العربی، بیروت ،رقم الحدیث:1553

[11] الکاسانی،علاء الدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی الحنفی،بدائع الصنائع، الناشر،دار احیاء التراث العربی،بیروت 351/1

[12] *The Punjab destitute and neglected children (Amendment) Act 2017,Section :36A*

[13] *Punjab prohibition of child labour at Bricks kilnks Act 2016*

[14] بخاری، صحیح بخاری،کتاب الزکوۃ(باب من سال الناس تکثرا) رقم الحدیث (536)

[15] الترمذی،ابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ، سنن الترمذی،باب ماجاء فی النہی عن المسألۃ، الناشر، دار احیاء التراث العربی – بیروت، رقم الحدیث:680

[16] *Punjab prohibition of child labor at Bricks kilnks Act 2016*

[17] *Punjab prohibition of child labor at Bricks kilnks Act 2016, Section :6*

[18] *The Punjab restriction on Employment of child Act, 2016,Section 2(c)*

[19] *The Punjab restriction on Employment of child Act, 2016,Section :12(2)*

[20] *The Punjab restriction on Employment of child Act, 2016,Schedule*